دار الإفتاء فیضان شریعت

azharmadani85@gmail.com
Whatsapp: 03214061265
الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز 1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل سٹاپ لاہور، پاکستان

کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بھینس اور بھینسے کی قربانی کا کیا حکم ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: کاشی جان (جرمنی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بھینس اور بھینسے (جو وحشی نہ ہوں) اُن کی قربانی جائز ہے۔ یہ بقر (گائے) کی ہی ایک نوع ہے اس لئے اس میں بھی سات حصے ڈالے جاسکتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: "اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ" ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہارے لیے حلال کیے گئے بے زبان چوپائے سوااُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔

(سورۃ الحج، آیت نمبر: 30)

علامہ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی (المتوفی 373ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: " اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ يعنى الابل والبقر والغنم وغيره" یعنی: تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کیے گئے یعنی اونٹ اور گائے اور بکری وغیرہ۔

(تفسیرِ سمرقندی، سورۃ الحج، آیت نمبر: 30، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 458)

اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ان آیات کا مفاد یہ ہے کہ جانوروں میں صرف انعام ہی قربانی اور ہدایا کے لئے مخصوص ہیں، حضرت امام بغوی نے اس مضمون پر تفسیر معالم میں (ایک) دوسری آیت کے تحت تصریح فرمائی، یعنی ان جانوروں کے ذبح اور نحر کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہو۔ ان جانوروں کو انعام کہنے کی وجہ ان کا نہ بولنا ہے۔ انعام کی قید اس لئے لگائی کہ کچھ بہائم ایسے ہیں کہ قربانیوں میں ذبح نہیں کئے جاتے، جیسے گھوڑا، خچر، گدھا"

(فتاوی رضویہ، جلد:20، صفحہ نمبر:396 مترجم بتغیر، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن)

مزید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "انعام کُھردار جانور اور خف والے، یہ اہل، بقر، غنم ہیں۔(مصباح المنیر)"

(فتاوی رضویہ، جلد:20، صفحہ نمبر:396، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن)

اللہ کریم قرآنِ مجید میں ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے : "وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَفَرْشًا" ترجمۂ کنزالایمان : اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے۔

(سورۃالانعام، آیت نمبر : 142)

صدرالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمة الله تعالیٰ علیه اس آیت کے تحت فرماتے ہیں : "چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں : کچھ بڑے جو لادنے کے کام آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں، ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور اہلِ جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھراؤ۔"

(تفسیر خزائن العرفان، سورۃالانعام، آیت نمبر : 142، صفحہ نمبر : 279، مطبوعہ : مکتبۃالمدینہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضاخان رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں : "ارشادِالٰہی ہے "وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَفَرْشًا" شاہ عبدالقادر رحمة الله تعالیٰ علیه نے ترجمہ فرمایا : "پیدا کئے مویشی میں لدنے والے اور دبے" اور فوائد میں فرمایا : "لدنے والے اونٹ اور بیل، اور دبنے والے بھیڑ اور بکری"۔

(فتاوی رضویہ، جلد : 20، صفحہ نمبر : 397 مترجم، بتغیر، مطبوعہ : رضافاؤنڈیشن)

شیخ ابو بکر عبدالرزاق الصنعانی (المتوفی 211ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه نے اپنی کتاب میں ایک طویل حدیث نقل کی جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے : "وتحسب الجواميس مع البقر" یعنی : بھینسوں کا شمار گائیوں کے ساتھ کیا جائے۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد نمبر : 4، صفحہ نمبر : 24، حدیث نمبر : 6851، مطبوعہ : المجلس العلمی)

علامہ برہان الدین شیخ علی بن ابی بکر المرغینانی(المتوفی 593ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں:"يدخل فی البقر الجاموس لانه من جنسه" یعنی : گائے میں بھینس بھی داخل ہے کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہے۔

(الھدایۃ فی شرح بدایۃالمبتدی، کتاب الاضحیہ، جلد نمبر : ۴، صفحہ نمبر : ۳۵۹، مطبوعہ : داراحیاء التراث العربی)

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی الحنفی(۸۹۹ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں : "البقر جنس وانواعه الجاموس والعراب" یعنی : گائے جنس ہے اور بھینس اور عراب اس کے نوعیں ہیں۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الزکاۃ، فصل فی زکاۃالبقر، جلد نمبر : 3، صفحہ نمبر : 324، مطبوعہ : دارالکتب العلمیہ)

آپ رحمة الله تعالیٰ علیه ایک مقام پر فرماتے ہیں : "هو نوع من انواع البقر واسم البقر يطلق عليهما" یعنی : بھینس گائے کی نوعوں میں سے ایک نوع ہے۔ لفظ گائے کا اطلاق اس دونوں پر کیا جاتا ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الزکاۃ، فصل فی زکاۃالبقر، جلد نمبر : 3، صفحہ نمبر : 329، مطبوعہ : دارالکتب العلمیہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **خلاصۃ الفتاوی** سے نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "قال فی خلاصۃ الفتاوی: والجاموس یجوز فی الھدایا والضحایا استحسانا" **یعنی: خلاصۃ الفتاوی میں فرمایا: اور بھینس قربانی میں اور ھدایا میں استحساناً جائز ہے۔**

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الاضحیہ، جلد نمبر: 12، صفحہ نمبر: 48، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ)

علامہ ابو المعالی شیخ محمود بن احمد البخاری الحنفی (المتوفی 626ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ان البقر اسم جنس والجاموس اسم نوع" **یعنی: بے شک گائے اسم جنس ہے اور بھینس اسم نوع۔ (نوع جنس میں شامل ہوتی ہے)**

(المحیط البرہانی، کتاب الایمان والنذور، الفصل الثانی عشر، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۸۴، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ)

علامہ ابراھیم بن محمد الحلبی الحنفی (المتوفی ۹۵۶) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "الجوامیس کالبقر" **یعنی: بھینسیں گائے ہی کی طرح ہیں۔**

(مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۲۹۵، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ)

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی (المتوفی 710ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "الجاموس کالبقر" **یعنی: بھینس گائے ہی کی طرح ہے۔**

(کنز الدقائق، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر 1، صفحۃ نمبر: 206، مطبوعہ: دار البشائر الاسلامیہ)

علامہ سراج الدین عمر بن ابراھیم الحنفی (المتوفی ۱۰۰۵ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اس کے تحت فرماتے ہیں:** "کالبقر فی الزکاۃ والاضحیۃ" **یعنی: (بھینس) زکاۃ اور قربانی میں گائے کی طرح ہے۔**

(النہر الفائق شرح کنز الدقائق، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر: 1، صفحہ نمبر: 424، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ)

علامہ فخر الدین شیخ عثمان بن علی الزیلعی (المتوفی ۷۴۳ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "انواع البقر ثلاثۃ العراب والجاموس والدریانیۃ" **یعنی: گائے کی تین اقسام ہیں عراب، بھینس، دریانیہ**

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر 1، صفحۃ نمبر: 263، مطبوعہ: المطبعۃ الکبری الامیریۃ)

علامہ زین الدین بن ابراھیم ابن نجیم المصری (المتوفی 970ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نقل فرماتے ہیں:** "الجوامیس من البقر لانھا نوع منہ" **یعنی: بھینسیں گائیوں میں سے ہیں کیونکہ یہ انہی کی قسم میں سے ہیں۔**

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر ۲، صفحۃ نمبر ۲۳۲، مطبوعہ: دار الکتاب الاسلامی)

علامہ عبدالغنی الغنیمی المیدانی (المتوفی ۱۲۹۸ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "الجوامیس والبقر سواء لاتحاد الجنسیۃ؛ اذ ھو نوع منہ" **یعنی: بھینسیں اور گائیں برابر ہیں جنس کے ایک ہونے کی وجہ سے کیونکہ وہ انہی کی قسم میں سے ہیں۔**

(اللباب فی شرح الکتاب، کتاب الزکاۃ، جلد نمبر ۱، صفحۃ نمبر: ۱۴۲، مطبوعہ: المکتبۃ العلمیہ)

ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں : "وحولین من البقر والجاموس" یعنی : اور دو سال کی گائے اور بھینس (کی قربانی درست ہے)

(اللباب فی شرح الکتاب، کتاب الصید والذبائح، جلد نمبر : ۳، صفحہ نمبر : ۲۲۵، مطبوعہ : المکتبۃ العلمیہ)

علامہ ابو بکر بن علی الحدادی (المتوفی 800ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں: "ویدخل فی البقر الجوامیس لانھا من جنسھا" یعنی : گائے میں بھینسیں داخل ہیں کیونکہ بھینسیں ان ہی کی جنس سے ہیں۔

(الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری، کتاب الصید والذبائح، جلد نمبر : ۲، صفحہ نمبر : ۱۸۹، مطبوعہ : المطبعۃ الخیریۃ)

شیخ محمد بن عبداللہ التمرتاشی (المتوفی 939ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں : "وحولین من البقر والجاموس" یعنی : اور دو سال کی گائے اور بھینس (کی قربانی درست ہے)

(الدر المختار شرح تنویر الابصار، جلد نمبر : 1، صفحہ نمبر : 646، مطبوعہ : دار الکتب العلمیہ)

علامہ فرید الدین شیخ عالم بن العلاء الہندی (المتوفی 786ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں:"ویجزئ الجاموس فی الاضحیة عن سبعة" یعنی : بھینس کو سات شخصوں کی طرف سے قربان کرنا درست ہے۔

(الفتاوی التاتارخانیہ، کتاب الاضحیۃ، مایجوز من الضحایا، جلد : ۱۷، صفحہ نمبر : ۴۳۴، مطبوعہ : مکتبہ زکریا)

امام فخر الدین الشیخ حسن بن منصور الفرغانی (المتوفی 596ھ) رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں :"وکذلک الجاموس؛ لانه نوع من البقر الاھلی" یعنی : اسی طرح بھینس (کی قربانی بھی جائز ہے) کیونکہ یہ اہلی گائے کی ہی نوع میں سے ہے۔

(فتاوی قاضیخان، کتاب الاضحیۃ، فصل فیما یجوز فی الضحایا ومالا یجوز، جلد نمبر : 3، صفحہ نمبر : 234، مطبوعہ : دار الکتب العلمیہ)

اعلی حضرت امام اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمة الله تعالیٰ علیه فرماتے ہیں : "بھینس کو گائے کے ساتھ لاحق نہیں کیا گیا : یہ کہنا بھینس کو گائے کے ساتھ از روئے قیاس لاحق کیا گیا غلط ہے کیونکہ یہ مسئلہ قیاسی ہے ہی نہیں، اگر قیاس پر مدار ہوتا تو سفید نیل گائے کو گائے کے ساتھ، اور پہاڑی بکری اور ہرن کو بکری کے ساتھ لاحق کرنا بدرجہ اولیٰ بہتر ہوتا لیکن ایسا جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد:20، صفحہ نمبر:400'401 مترجم، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن)

مزید فرماتے ہیں : "علامہ طوری تکملہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں تصریح فرماتے ہیں : "قربانی کا جواز شرح مطہر میں انھیں جانوروں میں ثابت ہے جو اہلی ہوں وحشی میں نہیں، اور یہاں قیاس کو باریابی کی اجازت نہیں" تو حقیقت حال یہ نہیں ہوئی کہ اکمل کو کامل کے ساتھ لاحق کیا گیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ علماء کے نزدیک بھینس کا گائے کی ہی نوع میں ہونا ثابت ہوا تو انھوں نے کہا کہ قرآن کا لفظ بقر بھینس کو شامل ہے"

(فتاوی رضویہ، جلد:20، صفحہ نمبر:401'402 مترجم، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن)

اور یہ بھی نقل کیا کہ : "فاضل عبدالعلی لکھنوی کی شرح مختصر وقایہ میں ہے "بھینس گائے کی طرح ہے یہ اسی کی ایک نوع ہے" روضہ میں ہے : "اس کی قربانی استحسانا جائز ہے قیاس میں تو جائز نہ ہونا چاہئے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد:20، صفحہ نمبر:403'404 مترجم، مطبوعہ:رضافاؤنڈیشن)

پس مذکورہ بالا کتبِ فقہ متون، شروح، حواشی وفتاوی وغیرہم کی نصوص سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بھینس جو وحشی نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري

والله أعلم ورسوله عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وأصحابه وبارك وسلم

كتبه: ابن عامر احمدرضا عطاري عفی عنه

26 ذوالقعدة الحرام 1439، 9 اگست 2018